بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اهلِ حدیث

نام اجماع سے ثابت هے

افادیت: حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ

ترتیب: عبدالرؤف ہانجی السلفی

ناشر: ادارہ دار السلفیہ خیرپورہ آرونی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعض الناس نے مطالبہ کیا ہے کہ اہل حدیث اگر قرآن وحدیث کا دعوی کرتے ہیں تو اپنا نام (اہلحدیث) قرآن وحدیث سے ثابت کریں۔ الحمدللہ دین قرآن وحدیث کی شکل میں مکمل ہوا ہے۔ اہلحدیث جب دعوی کرتے ہیں کہ ہم صرف قرآن وحدیث ہی کو مانتے ہیں تو اپنے اس دعوے پر قائم ودائم بھی ہیں۔ ہمارا ہر ہر مسئلہ قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔ والحمدللہ۔

بعض الناس کا یہ مطالبہ کہ ان کا نام (اہلحدیث) ہی قرآن وحدیث سے ثابت نہیں ہے، محض گمانِ فاسد ہے۔ ہم جب قرآن وحدیث کہتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہر وہ بات جو قرآن وحدیث سے ثابت ہو۔

سورۃ النساء کی آیت نمبر ۱۱۵ اور مستدرک الحاکم کی حدیث نمبر ۳۹۹ سے اجماع کا حجت ہوتا ثابت ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ میری امت کو کبھی گمراہی پر جمع نہیں کرے گا۔ (حاکم ۳۹۹)

مذکورہ بالا دلیل سے پتا چلا کہ اجماع بھی حجت ہے۔ اور جو چیز اجماع سے ثابت ہو جائے وہ گویا قرآن وحدیث ہی سے ثابت ہوا۔

اہلحدیث ہمارا صفاتی نام ہے۔اور یہ نام اجماعِ امت ہی سے ثابت ہے۔ محدثین نے اس نام کو خیر القرون ہی سے استعمال کیا ہے اور کسی ایک صحیح العقیدہ مسلمان سے اس کی تردید نہیں کی۔ والحمدللہ۔



سلف صالحین کے آثار سے پچاس (۵۰) حوالے پیشِ خدمت ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اہلِ حدیث کا لقب اور صفاتی نام بالکل صحیح ہے اور اسی پر اجماع ہے۔

۱) **بخاری**: امام بخاری نے طائفۂ منصورہ کے بارے میں فرمایا:

''یعني أھل الحدیث'' یعنی اس سے مراد اہل الحدیث ہیں۔

(مسألۃ الاحتجاج بالشافعی للخطیب ص ۴۷ وسندہ صحیح، الحجۃ فی بیان المحجۃ ۱/ ۲۴۶)

امام بخاری نے یحییٰ بن سعید القطان سے ایک راوی کے بارے میں نقل کیا:

''لم یکن من أھل الحدیث...'' وہ اہل الحدیث میں سے نہیں تھا۔

(التاریخ الکبیر ۶/ ۴۲۹، الضعفاء الصغیر: ۲۸۱)

۲) **مسلم**: امام مسلم مجروح راویوں کے بارے میں فرماتے ہیں:

''ھم عند أھل الحدیث متھمون'' وہ اہلِ حدیث کے نزدیک متہم

ہیں۔ [صحیح مسلم، المقدمہ ص ٦ (قبل الباب الاول) دوسرا نسخہ ج ۱ ص ۵]

امام مسلم نے مزید فرمایا:

"وقد شرحنا من مذهب الحديث وأهله ..."

ہم نے حدیث اور اہلِ حدیث کے مذہب کی تشریح کی۔ (حوالہ مذکورہ)

امام مسلم نے ایوب السختیانی، ابن عون، مالک بن انس، شعبہ بن الحجاج، یحییٰ بن سعید القطان، عبدالرحمٰن بن مہدی اور ان کے بعد آنے والوں کو "من أهل الحديث" اہلِ حدیث میں سے قرار دیا۔

[صحیح مسلم، المقدمہ ص ۲۲ (باب صحۃ الاحتجاج بالحدیث المعنعن) دوسرا نسخہ ۱/۲۶ تیسرا نسخہ ۱/۲۳]

۳) **شافعی**: ایک ضعیف روایت کے بارے میں امام محمد بن ادریس الشافعی فرماتے ہیں:

"لا يثبت أهل الحديث مثله" اس جیسی روایت کو اہلِ حدیث ثابت نہیں سمجھتے۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی ۱/۲٦۰ وسندہ صحیح)

امام شافعی نے فرمایا:

"إذا رأيت رجلاً من أصحاب الحديث فكأني رأيت النبي صلى الله عليه وسلم حيًا" جب میں اصحاب الحدیث میں سے کسی شخص کو دیکھتا ہوں تو گویا میں نبی ﷺ کو زندہ دیکھتا ہوں۔

(شرف اصحاب الحدیث للخطیب: ۸۵ وسندہ صحیح)

٤) **احمد بن حنبل** : امام احمد بن حنبل سے طائفۂ منصورہ کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا:

"إن لم تكن هٰذه الطائفة المنصورة أصحاب الحديث فلا أدري من هم؟" اگر یہ طائفۂ منصورہ اصحاب الحدیث نہیں ہیں تو پھر میں نہیں جانتا کہ وہ کون ہیں؟

(معرفۃ علوم الحدیث للحاکم ص ۲ رقم: ۲ وسندہ حسن، وصححہ ابن حجر فی فتح الباری ۲۹۳/۱۳ تحت ح ۷۳۱۱)

٥) **یحییٰ بن سعید القطان** : امام یحییٰ بن سعید القطان نے سلیمان بن طرخان التیمی کے بارے میں فرمایا: "كان التيمي عندنا من أهل الحديث"

تیمی ہمارے نزدیک اہلِ حدیث میں سے ہیں۔

(مسند علی بن الجعد ۵۹۴/۱ ح ۱۳۵۴ وسندہ صحیح، دوسرا نسخہ: ۱۳۱۴، الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم ۱۲۵/۴ وسندہ صحیح)

ایک راویٔ حدیث عمران بن قدامہ العمی کے بارے میں یحییٰ القطان نے کہا:

"ولكنه لم يكن من أهل الحديث" لیکن وہ اہلِ حدیث میں سے نہیں تھا۔ (الجرح والتعدیل ۳۰۳/۶ وسندہ صحیح)

٦) **ترمذی**: امام ترمذی نے ابوزید نامی ایک راوی کے بارے میں فرمایا:

''وأبو زيد رجل مجهول عند أهل الحديث''

اوراہل حدیث کے نزدیک ابوزید مجہول آدمی ہے۔ (سنن الترمذی:۸۸)

٧) **ابو داود**: امام ابوداود السجستانی نے فرمایا:

''عند عامة أهل الحديث'' عام اہلِ حدیث کے نزدیک

(رسالۃ ابی داود الی مکہ فی وصف سننہ ص ۳۰، مخطوط ص ۱)

٨) **نسائی**: امام نسائی نے فرمایا:

''ومنفعةً لأهل الإسلام ومن أهل الحديث والعلم والفقه والقرآن''

اہلِ اسلام کے لئے نفع ہے اور اہلِ حدیث، علم وفقہ اور قرآن والوں میں سے۔ (سنن النسائی ۱۳۵/۷ ح ۴۱۴۷، التعلیقات السلفیۃ: ۴۱۵۲)

٩) **ابن خزیمہ**: امام محمد بن اسحاق بن خزیمہ النیسابوری نے ایک حدیث کے بارے میں فرمایا:

''لم نر خلافًا بين علماء أهل الحديث أن هٰذا الخبر صحيح من جهة النقل'' ہم نے علمائے اہلِ حدیث کے درمیان کوئی اختلاف نہیں دیکھا کہ یہ حدیث روایت کے لحاظ سے

صحیح ہے۔ (صحیح ابن خزیمہ ۱/۱۲۱ ح ۳۱)

۱۰) ابن حبان: حافظ محمد بن حبان البستی نے ایک حدیث پر درج ذیل باب باندھا:

''ذکر خبر شنّع به بعض المعطلة علىٰ أهل الحديث ، حيث حرموا توفيق الإصابة لمعناه ''اس حدیث کا ذکر جس کے ذریعے سے بعض معطلہ فرقے والے اہلِ حدیث پر تنقید کرتے ہیں کیونکہ یہ (معطلہ) اس کے صحیح معنی کی توفیق سے محروم ہیں۔ (صحیح ابن حبان، الاحسان:۵٦٦ دوسرا نسخہ:۵٦۵)

ایک دوسرے مقام پر حافظ ابن حبان نے اہل الحدیث کی یہ صفت بیان کی ہے:

''ينتحلون السنن ويذبون عنها و يقمعون من خالفها''

وہ حدیثوں پر عمل کرتے ہیں، ان کا دفاع کرتے ہیں اور ان کے مخالفین کا قلع قمع کرتے ہیں۔

(صحیح ابن حبان، الاحسان:٦١۲۹ دوسرا نسخہ:٦١٦۲)

نیز دیکھئے الاحسان (۱/۱۴۰ قبل ح ٦١)

۱۱) ابو عوانہ: امام ابو عوانہ الاسفرائنی ایک مسئلے کے بارے میں امام مزنی کو بتاتے ہیں:

''اختلاف بين أهل الحديث''

اس میں اہلِ حدیث کے درمیان اختلاف ہے۔

(دیکھئے مسند ابی عوانہ ج ا ص ۴۹)

۱۲) **عجلی**: امام احمد بن عبداللہ بن صالح العجلی نے امام سفیان بن عیینہ کے بارے میں فرمایا:

''وكان بعض أهل الحديث يقول: هو أثبت الناس في حديث الزهري...'' اور بعض اہلِ حدیث کہتے تھے کہ وہ زہری کی حدیث میں سب سے زیادہ ثقہ ہیں۔

(معرفۃ الثقات ۱/۴۱۷ ت ۶۳۱، دوسرا نسخہ: ۵۷۷)

۱۳) **حاکم**: ابوعبداللہ الحاکم النیسابوری نے امام یحییٰ بن معین کے بارے میں فرمایا:

''إما م أهل الحديث'' اہلِ حدیث کے امام

(المستدرک ۱/۱۹۸ ح ۷۱۰)

۱٤) **حاکم کبیر**: ابواحمد الحاکم الکبیر نے ایک کتاب لکھی ہے:

''شعار أصحاب الحديث'' اصحاب الحدیث کا شعار

یہ کتاب راقم الحروف کی تحقیق اور ترجمے سے چھپ چکی ہے۔ دیکھئے ماہنامہ الحدیث:

۹ص ۲۴تا ۲۸۔

۱۵) **فریابی**: محمد بن یوسف الفریابی نے کہا:

”رأينا سفيان الثوري بالكوفة وكنا جماعة من أهل الحديث“

ہم نے سفیان ثوری کو کوفہ میں دیکھا اور ہم اہلِ حدیث کی ایک جماعت تھے۔ (الجرح والتعدیل ۱/۶۰ وسندہ صحیح)

۱۶) **فریابی**: جعفر بن محمد الفریابی نے ابراہیم بن موسیٰ الوزدولی کے بارے میں کہا:

”وله ابن من أصحاب الحديث يقال له: إسحاق“

اس کا بیٹا اصحاب الحدیث میں سے ہے، اسے اسحاق کہتے ہیں۔

(الکامل لابن عدی ۱/۲۷۱ دوسرا نسخہ ۱/۴۴۰ وسندہ صحیح)

۱۷) **ابو حاتم الرازی**: اسماء الرجال کے مشہور امام ابو حاتم الرازی فرماتے ہیں:

”واتفاق أهل الحديث علىٰ شيءٍ يكون حجة“

اور کسی چیز پر اہلِ حدیث کا اتفاق حجت ہوتا ہے۔

(کتاب المراسیل ص ۱۹۲ فقرہ: ۷۰۳)

۱۸) **ابــو عبيد:** امام ابوعبید القاسم بن سلام ایک اثر کے بارے میں فرماتے ہیں:

''وقد يأ خذ بهٰذا بعض أهل الحديث ''بعض اہلِ حدیث اسے لیتے ہیں۔ (کتاب الطہور لابی عبید:۴۷۱، الاوسط لابن المنذر ۱/۲۶۵]

۱۹) **ابــو بکر بن ابی داود:** امام ابوداود السجستانی کے صدوق عندالجمہور صاحب زادے ابوبکر بن ابی داود فرماتے ہیں:

''ولا تک من قوم تلهو بدينهم فتطعن في أهل الحديث وتقدح''

اور تُو اس قوم میں سے نہ ہونا جو اپنے دین سے کھیلتے ہیں (ورنہ) تو اہلِ حدیث پر طعن و جرح کر بیٹھے گا۔

(کتاب الشریعۃ لمحمد بن الحسین الآجری ص ۹۷۵ وسندہ صحیح)

۲۰) **ابن ابی عاصم:** امام احمد بن عمرو بن الضحاک بن مخلد عرف ابن ابی عاصم ایک راوی کے بارے میں فرماتے ہیں:

''رجل من أهل الحديث ثقة '' اہلِ حدیث میں سے وہ ایک ثقہ آدمی ہیں۔ (الآحاد والمثانی ۱/۴۲۸ ح ۶۰۴)

۲۱) **ابــن شـاهين:** حافظ ابوحفص عمر بن شاہین نے عمران العمی کے

بارے میں یحییٰ القطان کا قول نقل کیا:

"ولکن لم یکن من أهل الحدیث" لیکن وہ اہلِ حدیث میں سے نہیں تھا۔ (تاریخ اسماء الثقات لابن شاہین: ۱۰۸۴)

۲۲) **الجوزجانی** : ابواسحاق ابراہیم بن یعقوب الجوزجانی نے کہا:

"ثم الشائع في أهل الحدیث ..." پھر اہلِ حدیث میں مشہور ہے۔ (احوال الرجال ص ۴۳ رقم: ۱۰) نیز دیکھئے ص ۲۱۴

۲۳) **احمد بن سنان الواسطی**: امام احمد بن سنان الواسطی نے فرمایا:

"لیس فی الدنیا مبتدع إلا وهو یبغض أهل الحدیث"

دنیا میں کوئی ایسا بدعتی نہیں ہے جو اہل الحدیث سے بغض نہیں رکھتا۔

(معرفۃ علوم الحدیث للحاکم ص ۴ رقم: ۶ وسندہ صحیح)

معلوم ہوا کہ جو شخص اہلِ حدیث سے بغض رکھتا ہے یا اہلِ حدیث کو بُرا کہتا ہے تو وہ شخص پکا بدعتی ہے۔

۲۴) **علی بن عبداللہ المدینی**: امام بخاری وغیرہ کے استاد امام علی بن عبداللہ المدینی ایک روایت کی تشریح میں فرماتے ہیں:

"یعني أهل الحدیث" یعنی وہ اہلِ حدیث (اصحاب الحدیث)

ہیں۔ (سنن الترمذی:۲۲۲۹، عارضۃ الاحوذی ۹/۷۴)

۲۵) **قتیبہ بن سعید**: امام قتیبہ بن سعید نے فرمایا:

"إذا رأیت الرجل یحب أھل الحدیث .... فإنه علی السنة"

اگر تُو کسی آدمی کو دیکھے کہ وہ اہل الحدیث سے محبت کرتا ہے تو یہ شخص سنت پر (چل رہا) ہے۔

(شرف اصحاب الحدیث للخطیب:۱۴۳ وسندہ صحیح)

۲۶) **ابن قتیبہ الدینوری**: المحدث الصدوق امام ابن قتیبہ الدینوری (متوفی ۲۷۶ھ) نے ایک کتاب لکھی ہے:

"تأویل مختلف الحدیث فی الرد علیٰ أعداء أھل الحدیث"

اس کتاب میں انھوں نے اہل الحدیث کے دشمنوں کا زبردست رد کیا ہے۔

۲۷) **بیہقی**: احمد بن الحسین البیہقی نے مالک بن انس، اوزاعی، سفیان ثوری، سفیان بن عیینہ، حماد بن زید، حماد بن سلمہ، شافعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ وغیرہم کو "من أھل الحدیث" اہلِ حدیث میں سے، لکھا

ہے۔(کتاب الاعتقاد والھدایۃ الی سبیل الرشاد للبیہقی ص ۱۸۰)

۲۸) **اسماعیلی**: حافظ ابوبکر احمد بن ابراہیم الاسماعیلی نے ایک راوی کے بارے میں کہا:

''لم یکن من أهل الحدیث'' وہ اہلِ حدیث میں سے نہیں تھا۔

(کتاب المعجم ۱/۴۶۹ ت ۱۲۱، محمد بن جبریل النسوی)

۲۹) **خطیب**: خطیب بغدادی نے اہلِ حدیث کے فضائل پر ایک کتاب ''شرف أصحاب الحدیث'' لکھی ہے جو کہ مطبوع ہے۔

خطیب کی طرف ''نصیحة أهل الحدیث'' نامی کتاب بھی منسوب ہے۔ نیز دیکھئے تاریخ بغداد (۱/۲۲۴ ت ۵۱)

۳۰) **ابونعیم الاصبہانی**: ابونعیم الاصبہانی نے ایک راوی کے بارے میں کہا:

''لا یخفی علیٰ علماء أهل الحدیث فساده''

علمائے اہلِ حدیث پر اس کا فساد مخفی نہیں ہے۔

(المستخرج علیٰ صحیح مسلم ج ۱ ص ۶۷ فقرہ: ۸۹)

ابونعیم الاصبہانی نے کہا: ''وذهب الشافعي مذهب أهل الحدیث''

اور شافعی اہلِ حدیث کے مذہب پر گامزن تھے۔ (حلیۃ الاولیاء ۹/۱۱۲)

۳۱) **ابن المنذر** : حافظ محمد بن ابراہیم بن المنذر النیسابوری نے اپنے ساتھیوں اور امام شافعی وغیرہ کو "اہل الحدیث" کہا۔

دیکھئے الاوسط (۲/ ۳۰۷ تحت ح: ۹۱۵)

۳۲) **الآجری** : امام ابوبکر محمد بن الحسین الآجری نے اہلِ حدیث کو اپنا بھائی کہا:

"نصيحة لإخواني من أهل القرآن وأهل الحديث وأهل الفقه وغيرهم من سائر المسلمين" میرے بھائیوں کے لئے نصیحت ہے۔ اہلِ قرآن، اہلِ حدیث اور اہلِ فقہ میں (جو) تمام مسلمانوں میں سے ہیں۔

(الشریعۃ ص ۳، دوسرا نسخہ ص ۷)

تنبیہ: منکرینِ حدیث کو اہلِ قرآن یا اہلِ فقہ کہنا غلط ہے۔ اہلِ قرآن، اہلِ حدیث اور اہلِ فقہ وغیرہ القاب اور صفاتی نام ایک ہی جماعت کے نام ہیں۔ والحمدللہ

۳۳) **ابن عبدالبر** : حافظ یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبدالبر الاندلسی نے کہا:

"وقالت طائفة من أهل الحديث"

اہلِ حدیث کے ایک گروہ نے کہا: (التمہید ج ۱ ص ۱۶)

۳۴) **ابن تیمیہ** : حافظ ابن تیمیہ الحرانی نے ایک سوال کے جواب میں

فرمایا:

”الحمد لله رب العالمين، أما البخاري وأبو داود فإما مان فى الفقه من أهل الإجتهاد. وأما مسلم والترمذي والنسائي وابن ماجه وابن خزيمة وأبو يعلىٰ والبزار ونحوهم فهم علىٰ مذهب أهل الحديث ، ليسوا مقلدين لواحد بعينه من العلماء ولا هم من الأئمة المجتهدين على الإطلاق...“

الحمد للہ رب العالمین، بخاری اور ابو داود تو فقہ کے امام (اور) مجتہد (مطلق) تھے۔ رہے امام مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابو یعلیٰ اور البزار وغیرہم تو وہ اہلِ حدیث کے مذہب پر تھے، علماء میں سے کسی کی تقلید معین کرنے والے، مقلدین نہیں تھے اور نہ مجتہد مطلق تھے۔ (مجموع فتاویٰ ج ۲۰ ص ۴۰)

تنبیہ: ابن تیمیہ کا ان کبار ائمۂ حدیث کے بارے میں یہ کہنا کہ ”نہ مجتہد مطلق تھے“ محلِ نظر ہے۔

۳۵) **ابن رشید**: ابن رشید الفہری (متوفی ۷۲۱ھ) نے امام ایوب السختیانی وغیرہ کبار علماء کے بارے میں فرمایا: ”من أهل الحديث“ (۵۵)

اہلِ حدیث میں سے تھے۔

(السنن الابین ص ۱۱۹، نیز دیکھئے السنن الابین ص ۱۲۴)

۳۶) **ابن القیم**: حافظ ابن القیم نے اپنے مشہور قصیدے نونیہ میں کہا:

"یا مبغضًا أهل الحديث وشاتمًا أبشر بعقد ولا ية الشيطان"

اے اہلِ حدیث سے بغض رکھنے والے اور گالیاں دینے والے،
تجھے شیطان سے دوستی قائم کرنے کی بشارت ہو۔

(الکافیۃ الشافیۃ فی الانتصار للفرقۃ الناجیۃ ص ۱۹۹ فصل فی ان اہل الحدیث ہم انصار رسول اللہ ﷺ وخاصتہ)

۳۷) **ابن کثیر**: حافظ اسماعیل بن کثیر الدمشقی نے سورۂ بنی اسرائیل کی آیت: ۷۱ کی تفسیر میں فرمایا:

"وقال بعض السلف: هٰذا أكبر شرف لأصحاب الحديث لأن إمامهم النبي ﷺ" بعض سلف (صالحین) نے کہا: یہ (آیت) اصحاب الحدیث کی سب سے بڑی فضیلت ہے کیونکہ ان کے امام نبی ﷺ ہیں۔

(تفسیر ابن کثیر ۴/ ۱۶۴)

۳۸) **ابن المنادی**: امام ابن المنادی البغدادی نے قاسم بن زکریا یحییٰ

المطر ز کے بارے میں کہا:

”وکان من أهل الحدیث والصدق“ اور وہ اہلِ حدیث میں سے (اور) سچائی والوں میں سے تھے۔

(تاریخ بغداد ۴۴۱/۱۲ ت ۶۹۱۰ وسندہ حسن)

۳۹) **شیرویہ الدیلمی**: دیلم کے مشہور مؤرخ امام شیرویہ بن شہردار الدیلمی نے عبدوس (عبدالرحمٰن) بن احمد بن عباد الثقفی الہمدانی کے بارے میں اپنی تاریخ میں کہا:

”روی عنه عامة أهل الحدیث ببلدنا و کان ثقة متقنًا“

ہمارے علاقے کے عام اہلِ حدیث نے اُن سے روایت بیان کی ہے اور وہ ثقہ مُتقن تھے۔

(سیر اعلام النبلاء ۴۳۸/۱۴ والاحتجاج بہ صحیح لأن الذہبی یروی من کتابہ)

۴۰) **محمد بن علی الصوری**: بغداد کے مشہور امام ابوعبداللہ محمد بن علی بن عبداللہ بن محمد الصوری نے کہا:

”قل لمن عاند الحدیث و أضحی عائبًا أهله ومن یدعیه
أبعلم تقول هذا، أبنِ لي أم بجهلٍ فالجهل خلق السفیه
أیعاب الذین هم حفظوا الدین من الترهات والتحویه“

حدیث سے دشمنی اور اہلِ حدیث کی عیب جوئی کرنے والے سے کہہ دو! کیا تو یہ علم سے کہہ رہا ہے؟ مجھے بتا دے یا جہالت سے تو جہالت بیوقوف کی عادت ہے۔ کیا اُن لوگوں کی عیب جوئی کی جاتی ہے جنھوں نے دین کو باطل اور بے بنیاد باتوں سے بچایا ہے؟

(تذکرۃ الحفاظ للذہبی ۳/۱۱۱۷ ت ۱۰۰۲ وسندہ حسن، سیر اعلام النبلاء ۱۷/۶۳۱، المنتظم لابن الجوزی ۱۵/۳۲۴)

۴۱) سیوطی: آیتِ کریمہ ﴿يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ أُنَاسٍۭ بِإِمَامِهِمْ﴾ (بنی اسرآئیل: ۷۱)

کی تشریح میں جلال الدین السیوطی فرماتے ہیں:

"لیس لأهل الحديث منقبة أشرف من ذلك لأنه لا إمام لهم غيره ﷺ" اہلِ حدیث کے لئے اس سے زیادہ فضیلت والی اور کوئی بات نہیں ہے کیونکہ آپ ﷺ کے سوا اہلِ حدیث کا کوئی امام نہیں ہے۔

(تدریب الراوی ۲/۱۲۶، نوع ۲۷)

۴۲) قوام السنہ: قوام السنہ اسماعیل بن محمد بن الفضل الاصبہانی نے کہا:

" ذكر أهل الحديث وأنهم الفرقة الظاهرة على الحق إلى أن تقوم الساعة" اہلِ حدیث کا ذکر اور وہی فرقہ قیامت تک حق پر غالب ہے۔

(الحجۃ فی بیان المحجۃ وشرح عقیدۃ اہل السنۃ ۱/۲۴۶)

۴۳) رامھرمزی: قاضی حسن بن عبدالرحمٰن بن خلاد الرامہرمزی نے کہا:

" وقد شرف الله الحديث وفضل أهله " اللہ نے حدیث اور اہلِ حدیث کو فضیلت بخشی ہے۔

(المحدث الفاصل بین الراوی والواعی ص ۱۵۹ رقم:۱)

۴۴) حفص بن غیاث: حفص بن غیاث سے اصحاب الحدیث کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے کہا: " هم خير أهل الدنيا " وہ دنیا میں سب سے بہترین ہیں۔

(معرفۃ علوم الحدیث للحاکم ص ۳ ح ۳ وسندہ صحیح)

۴۵) نصر بن ابراھیم المقدسی: ابوالفتح نصر بن ابراہیم المقدسی نے کہا:

" باب : فضيلة أهل الحديث " اہلِ حدیث کی فضیلت کا باب

(الحجۃ علیٰ تارک المحجۃ ج ۱ ص ۳۲۵)

٤٦) **ابن مفلح** : ابوعبداللہ محمد بن مفلح المقدسی نے کہا:

" أهل الحديث هم الطائفة الناجية القائمون على الحق"

اہل حدیث ناجی گروہ ہے جو حق پر قائم ہے۔ (الآداب الشرعية ۲۱۱/۱)

٤٧) **الامیر الیمانی**: محمد بن اسماعیل الامیر الیمانی نے کہا:

"عليك بأصحاب الحديث الأفاضل تجد عندهم كل الهدى و الفضائل" فضیلت والے اصحاب الحدیث کو لازم پکڑو، تم ان کے پاس ہر قسم کی ہدایت اور فضیلتیں پاؤ گے۔

(الروض الباسم فی الذب عن سنۃ ابی القاسم ج ۱ ص ۱۴۶)

٤٨) **ابن الصلاح**: صحیح حدیث کی تعریف کرنے کے بعد حافظ ابن الصلاح الشہرزوری لکھتے ہیں:

" فهٰذا هو الحديث الذي يحكم له بالصحة بلا خلاف بين أهل الحديث" یہ وہ حدیث ہے جسے صحیح قرار دینے پر اہلِ حدیث کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔

(علوم الحدیث عرف مقدمۃ ابن الصلاح مع شرح العراقی ص ۲۰)

٤٩) **الصابونی** : ابواسماعیل عبدالرحمٰن بن اسماعیل الصابونی نے ایک کتاب لکھی ہے:

”عقيدة السلف أصحاب الحديث“

سلف: اصحاب الحدیث کا عقیدہ

اس میں وہ کہتے ہیں:

”ویعتقد أهل الحدیث ویشهدون أن الله سبحانه وتعالٰی فوق سبع سموات علٰی عرشه“ اہل حدیث یہ عقیدہ رکھتے اور اس کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ سبحانہ وتعالٰی سات آسمانوں سے اوپر عرش پر ہے۔

(عقیدۃ السلف اصحاب الحدیث ص ۱۴)

۵۰) **عبد القاهر البغدادی** : ابو منصور عبدالقاہر بن طاہر بن محمد البغدادی نے شام وغیرہ کی سرحدوں پر رہنے والوں کے بارے میں کہا:

”کلهم علٰی مذهب أهل الحدیث من أهل السنة“

وہ سب اہلِ سنت میں سے اہلِ حدیث کے مذہب پر ہیں۔

(اصول الدین ص ۳۱۷)

ان پچاس حوالوں سے ثابت ہوا کہ مسلمانوں کا مہاجرین، انصار اور اہلِ سنت کی طرح صفاتی نام اور لقب اہلِ حدیث ہے اور اس لقب کے جواز پر اُمتِ مسلمہ کا اجماع ہے۔ کسی ایک امام نے بھی اہلِ حدیث نام ولقب کو غلط،

ناجائز یا بدعت ہرگز نہیں کہا لہٰذا بعض خوارج اور ان سے متاثرین کا اہلِ حدیث نام سے نفرت کرنا، اسے بدعت اور فرقہ وارانہ نام کہہ کر مذاق اڑانا اصل میں تمام محدثین اورامتِ مسلمہ کے اجماع کی مخالفت کرنا ہے۔

ان کے علاوہ اور بھی بہت سے حوالے ہیں جن سے اہل الحدیث یا اصحاب الحدیث وغیرہ صفاتی ناموں کا ثبوت ملتا ہے۔محدثین کرام کی ان تصریحات اور اجماع سے معلوم ہوا کہ اہلِ حدیث ان صحیح العقیدہ محدثین وعوام کا لقب ہے جو بغیر تقلید کے کتاب وسنت پرفہم سلف صالحین کی روشنی میں عمل کرتے ہیں اوران کے عقائد بھی کتاب وسنت اور اجماع کے بالکل مطابق ہیں۔یاد رہے کہ اہل حدیث اوراہلِ سنت ایک ہی گروہ کے صفاتی نام ہیں۔

بعض اہل بدعت یہ کہتے ہیں کہ اہل حدیث صرف محدثین کو کہتے ہیں چاہے وہ اہل سنت میں سے ہوں یا اہلِ بدعت میں سے، ان لوگوں کا یہ قول فہم سلف صالحین کے خلاف ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔اہلِ بدعت کے اس قول سے یہ لازم آتا ہے کہ گمراہ لوگوں کو بھی طائفۂ منصورہ قرار دیا جائے حالانکہ اس قول کا باطل ہونا عوام پر بھی ظاہر ہے۔بعض راویوں کے بارے میں خود محدثین نے یہ صراحت کی ہے وہ اہلِ حدیث میں سے نہیں تھے۔ (دیکھئے فقرہ: ۵، ۲۱، ۲۸)

دنیا کا ہر بدعتی اہلِ حدیث سے نفرت کرتا ہے تو کیا ہر بدعتی اپنے آپ سے بھی

نفرت کرتا ہے۔

حق یہ ہے کہ اہلِ حدیث کے اس صفاتی نام ولقب کے مصداق صرف دو گروہ ہیں:

(۱) حدیث بیان کرنے والے (محدثین)

(۲) حدیث پر عمل کرنے والے (محدثین اور اُن کے عوام)

حافظ ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"ونحن لا نعني بأهل الحديث المقتصرين علىٰ سماعه أوكتابته أو روايته ، بل نعني بهم : كل من كان أحق بحفظه ومعرفته وفهمه ظاهرًا وباطنًا ، واتباعه باطنًا وظاهرًا ، وكذلك أهل القرآن ."

ہم اہلِ حدیث کا یہ مطلب نہیں لیتے کہ اس سے مراد صرف وہی لوگ ہیں جنھوں نے حدیث سنی، لکھی یا روایت کی بلکہ اس سے مراد ہم یہ لیتے ہیں کہ ہر آدمی جو اس کے حفظ، معرفت اور فہم کا ظاہری و باطنی لحاظ سے مستحق ہے اور ظاہری و باطنی لحاظ سے اس کی اتباع کرتا ہے اور یہی معاملہ اہلِ قرآن کا ہے۔

(مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ ۹۵/۴)

حافظ ابن تیمیہ کے اس فہم سے معلوم ہوا کہ اہلِ حدیث سے مراد محدثین اوران کے عوام ہیں۔آخرمیں عرض ہے کہ اہلِ حدیث کوئی نسلی فرقہ نہیں ہے بلکہ یہ ایک نظریاتی جماعت ہے۔ ہر وہ شخص اہلِ حدیث ہے جو قرآن و حدیث و اجماع پرسلف صالحین کے فہم کی روشنی میں عمل کرے اور اسی پر اپنا عقیدہ رکھے۔اپنے آپ کو اہلِ حدیث (اہلِ سنت) کہلانے کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ اب یہ شخص جنتی ہو گیا ہے۔اب اعمالِ صالحہ ترک، خواہشات کی پیروی اورمن مانی زندگی گزاری جائے بلکہ وہی شخص کامیاب ہے جس نے اہلِ حدیث (اہلِ سنت) نام کی لاج رکھتے ہوئے اپنے اسلاف کی طرح قرآن و سنت کے مطابق زندگی گزاری۔ واضح رہے نجات کے لئے صرف نام کا لیبل کافی نہیں ہے بلکہ نجات کا دارومدارقلوب واذہان کی تطہیراورایمان وعقیدے کی درستی کے ساتھ اعمالِ صالحہ پر ہے۔یہی شخص اللہ کے فضل وکرم سے ابدی نجات کا مستحق ہوگا۔ ان شاءاللہ (۲۹رجب ۱۴۲۷ھ)



قارئین کرام سے گزارش ہے کہ میری والدہ محترمہ کے لئے دعائے مغفرت کی جائے/ ع۔ر۔السّلفی